بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ ستمبر ۱۹۶۱ء

احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ پ ۲۸ س صف ع ۱ (ترجمہ) اور یاد کرو اس وقت کو جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور

میں پورا کرنے والا ہوں اسکا جو مجھ سے پہلے توراۃ میں لکھا گیا تھا اور میں بشارت دیتا ہوں
ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اسکا نام احمد ہوگا۔ پس جب وہ ان کے پاس بینات لایا
انہوں نے کہدیا کہ یہ تو فریب ہے کھلا کھلا۔ اور کون زیادہ ظالم ہو سکتا ہے اس سے جو اللہ
تعالےٰ پر جھوٹ بولتا ہے درآں حالیکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ
تو ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نور کو اپنے مونہوں
سے بجھا دیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ تو اس نور کو پورا کریگا گو کافر ناپسند ہی کریں وہی ہے
جس نے اپنا رسول ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اسے کل
ادیان پر غالب کر دے گو اسے مشرک ناپسند ہی کریں۔

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ نے ایک رسول کی پیشگوئی کی ہے
جو انکے بعد آئیگا۔ جس کی لوگ مخالفت کرینگے اور باوجود لوگوں کی مخالفت کے آخر کار
سب کفار پر غالب آئیگا اس رسول کا نام احمد ہوگا۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ احمد کون ہے؟

غالباً اکثر لوگ اس بات کو سن کر یہی جواب دینگے کہ وہ احمد ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں جو حضرت عیسیٰ کے بعد ہوئے اور جنکی پیشگوئی انجیل میں موجود ہے اور آپ کے سوا
کون مستحق ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی اس پیشگوئی کا مستحق ہو۔

رسول کریم سے زیادہ تعریف کا مستحق نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا آپ محمد تھے صلی اللہ
علیہ وسلم۔ آج تیرہ سو سال گذر گئے ہیں کروڑوں انسان بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اربوں
انسان ایسے گزرے ہیں۔ جو آپ پر اپنی جان قربان کر دینا ایک معمولی بات سمجھتے تھے۔ اور
اسوقت بھی ایسے انسان موجود ہیں کہ جو آپ کے عشق میں اپنی جان دینا ایک عظیم الشان
برکت یقین کرتے ہیں اور آپکی دین کی اشاعت کے لئے اپنی ہر ایک پیاری سے پیاری شے
کو قربان کر دینا باعث فخر جانتے ہیں و بفضل اللہ تعالےٰ انا واحد منہم ان شاء اللہ آپکی

تعریف کرتے کرتے لوگوں کی زبانیں گھس گئیں۔ نظم و نثر کی کوئی صنف نہیں کہ جس میں آنحضور فداہ نفسی کی توصیف و مدح نہ بیان کی گئی ہو۔ تقریر و تحریر کی کوئی طرز نہیں جس میں آپ کے محامد بیان کئے گئے ہوں مگر پھر بھی اسیرانِ عشق کے دل ابھی ثنا خوانی سے آزاد نہیں ہوئے اور جس قدر کوئی آپ کے محامد پر غور کرتا ہے آپکا عشق اسکے دل میں بڑھتا ہی جاتا ہے پس آپ محمدؐ تھے۔ اور آپ سے بڑھکر کوئی محمد نہیں ہوا۔ بندوں نے بھی آپکی تعریفیں کیں اور خدا نے بھی آپکی حمد کی ہے

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم * گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یہ ایک عاشق کے خیالات کا نقشہ ہے جو اس نے رسول کریمؐ سے اپنی محبت کے اظہار کے لئے عیاں کئے ہیں۔

جو محبت آپکو خدا سے تھی اور جسقدر آپ اسکی محبت کے نشہ میں چور تھے۔ اسکا اندازہ کرنا بھی کسی انسان کی طاقت سے باہر ہے کیونکہ اس عشق کے درجہ کو کسی نے پایا ہو تو وہ اسکی کیفیت بیان کر سکے وہ بہی دور سے کیونکر اسکا احاطہ ہو سکتا ہے۔ جس جس رنگ میں خدا تعالےٰ کی حمد کا اظہار آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اور جس جس طریق سے آپ نے اسکے جلال کو دنیا میں قائم کیا ہے اسکی نظیر اور کسی انسان کی زندگی میں نہیں پائی جاتی پھر آپ سے بڑھکر احمد کہلانے کا مستحق کون ہو سکتا ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ محمدؐ تھے۔ اور آپ سے بڑا محمد نہ کوئی پہلے گزرا ہے نہ اب موجود ہے نہ آئندہ پیدا ہوگا۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آپ احمدؐ تھے اور آپ سے بڑا احمدؐ نہ آپ سے پہلے کوئی ہوا اور نہ آپ کے بعد ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ آپ احمدؐ بھی تھے محمدؐ بھی تھے کیونکہ آپ میں جمال و جلال دونوں بہ حد کمال موجود تھے اور آپ ان دونوں صفات کے جامع تھے۔

آپ کی امت میں کبھی جمال کے کبھی جلال کے مظہر پیدا ہونے تھے۔ اسلئے ضروری تھا کہ آپ احمد بھی ہوتے اور محمد بھی۔ کیونکہ آپ کے خدام وہی مدارج حاصل کر سکتے ہیں جو آپکو حاصل ہو چکے ہوں کیونکہ آپ اُستاد تھے اور آپ کی سب امت آپکی شاگرد اور آپ کے باغ کی خوشہ چین ہے پس ضرور تھا کہ آپ ہر رنگ میں کامل ہوں تا کامل انسان آپکی تعلیم سے پیدا ہو سکیں آپکو پہلے سب انبیاء پر بھی فضیلت ہے۔ اور وہ دو قسم کے تھے مرتبہ احمدیت رکھنے والے اور مرتبہ محمدیت رکھنے والے پس ضرور تھا کہ رسول کریم ان دونوں مراتب کو طے کرتے اور تمام پہلے انبیاء سے اسمیں فضیلت لیجاتے۔

لیکن باوجود اسبات کے کہ آپ محمدیت اور احمدیت کے جامع تھے یہ سوال قائم رہتا ہے کہ کیا اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ رسول کریم ہی تھے یا کوئی اور رسول ہے جس کو حضرت عیسیٰ ابن مریم نے احمد کے نام سے یاد کیا ہے۔ کیونکہ باوجود اسکے کہ آپ جامع محمدیت و احمدیت تھے پھر بھی ممکن ہے کہ احمدؐ سے مراد کوئی اور احمد ہو۔ اور گو رسول کریم بھی اس پیشگوئی کے مصدق ہوں مگر اپنے نام کے لحاظ سے کوئی اور انسان بھی اس پیشگوئی کا پورا کرنے والا ہو۔

پہلا سوال تو یہ ہے کہ آیا انجیل میں رسول کریم کی کوئی پیشگوئی ہے بھی یا نہیں اسکے جواب کے لئے ہمیں زیادہ تحقیقات کی کچھ ضرورت نہیں۔ انجیل میں حضرت عیسےٰ صریح طور پر رسول کریم کی پیشگوئی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ

"میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اس کی تم برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاوے گی"

(یوحنا باب ۱۶)

لیکن اس سوال کے حل ہونے سے بھی ابھی یہ آیت حل نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس پیشگوئی سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نبی آئیگا اور اسکی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ اسکا نام احمد ہوگا۔ اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ اسکا نام احمد ہی ہوگا تو دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا رسول کریمؐ کا نام واقعہ میں احمد تھا۔

ہم پہلے سوال کا جواب تو بعد میں دینگے پہلے دوسرے سوال کا جواب دیتے ہیں کہ کیا رسول کریمؐ کا نام واقعہ میں احمد تھا۔ ہم نے پہلے اقرار کیا ہے کہ صفات کے لحاظ سے تو رسول کریمؐ احمد تھے بلکہ صرف احمد ہی نہ تھے بلکہ ایسے احمد تھے کہ آپ سے بڑا احمد نہ ہوا ہوگا۔ لیکن اسجگہ یہ سوال ہے کہ آیا آپ کا نام بھی احمد تھا یا نہیں۔ اگر آپ کا نام واقعہ میں احمد تھا تو پھر پہلے سوال کے حل ہونے کے بعد اس آیت پر غور کرنیکا موقعہ ہوگا۔ لیکن اگر آپکا نام ہی احمد ثابت نہ ہو تو پھر نئے سرے سے انجیلی پیشگوئی اور آیت قرآنی کے معنی کرنے ہونگے۔

ہمیں باوجود آپکو احمد ماننے کے آپکے نام کے دریافت کرنے کی یہ حاجت پیش آئی ہے کہ باوجود اسکے کہ ایک انسان کسی نیک صفت سے متصف ہو لیکن پھر بھی اگر اس صفت سے کوئی کسی کو پکارے تو اول یہ دیکھا جائیگا کہ آیا اس نام کا بھی کوئی شخص ہے یا نہیں۔ مثلاً عبدالرحمٰن کے معنے میں جو خدا کا بندہ ہو معنوں کے لحاظ سے تو نیک اور پاک لوگ جو درجہ محبوبیت کو پہنچے ہوئے ہوں اس نام سے پکارے جانیکے مستحق ہیں لیکن اگر کوئی شخص ہے اور اسکا چال چلن اچھا نہیں مگر اسکا نام عبدالرحمٰن ہے تو جب کوئی عبدالرحمٰن کہکر پکاریگا تو اس سے مراد وہ عبدالرحمٰن ہوگا جس کا نام عبدالرحمٰن ہے نہ وہ جو معنیً عبدالرحمٰن ہے۔ یا اگر دو انسان ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہوں اور ایک کا نام شجاع ہو تو جب کوئی شجاع کہکر آواز دیگا تو گو دوسرا اس سے زیادہ ہی شجاع ہو مگر جواب وہی دیگا جسکا نام شجاع ہے خواہ وہ اصل میں بزدل ہی ہو۔ پس اس آیت پر غور کرنے سے پہلے اس سوال کو حل کرنا بھی

نہایت ضروری ہوگا کہ آیا رسول کریم کا نام احمد تھا بھی کہ نہیں۔

اس سوال کے حل کرنے کے لئے اول تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے والدین نے آپکا کیا نام رکھا تھا۔

کامل ابن اثیر کی جلد دوم میں لکھا ہے کہ اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمدؐ رسول کریم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اور بخاری میں جہاں آپ کے نام محمد و احمد آئے ہیں۔ وہاں اسی کے ساتھ اسی حدیث میں ماحی اور حاشر بھی آپ کے اسماء آئے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں بلحاظ صفات آپ کے اسماء کا ذکر ہے نہ کہ اصل نام کے لحاظ سے۔

اسی طرح جو تاریخ کھولکر دیکھو۔ اس میں آپکا نسب نامہ اسی طرح لکھا ہے کہ محمد بن عبد اللہ پس معلوم ہوا کہ آپکی والدہ اور آپ کے دادا نے تو آپکا نام محمد ہی رکھا تھا صلی اللہ علیہ وسلم تو جب پھر جب آپکا نام ہی احمد نہ تھا تو گو آپ صفت احمدیت کے طور پر اس پیشگوئی کے مصدق ہوں مگر کوئی اصل احمد بھی تلاش کرنا پڑیگا جس کا نام ہی احمد ہو۔

ایک اور طریق سے بھی اس بات کا فیصلہ ہو سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ قرآن شریف میں آپکو ہر جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہکر ہی پکارا گیا ہے۔

کلمہ شہادت میں بھی آپکا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا گیا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

صحابہ میں آپ کو محمد کہکر پکارتے تھے اور دوسرے لوگ بھی آپکو اسی نام سے یاد کرتے تھے۔

درود میں بھی آپکو اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

آپ خود بھی اپنے آپکو اسی نام سے پکارتے اور محمود صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اقرار لیتے تھے۔ اور عیہ ماثورہ میں بھی آپکو اسی نام سے یاد کیا گیا ہے اللّٰھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ اٰت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ ۔

ان تمام شہادتوں سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ آپکا نام محمد ہی تھا صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صرف بوجہ احمدیت کے حصول کیوجہ سے کہلاتے تھے۔ جیسے کہ اکثر آدمیوں کا نام ایک ہی ہوتا ہے لیکن وہ اپنی مختلف صفات کی وجہ سے کئی اچھے یا برے ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ رسول کریم تمام انسانی کمالات کے جامع تھے جن سے انسان ممتاز ہے اسلئے ہر ایک صفت نیک سے آپ موصوف تھے۔

اس بات کے ثابت کرنیکے بعد کہ آنحضرت کا نام احمد نہ تھا۔ میں اب یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ انجیل میں کہیں احمد کے لفظ کے ساتھ کسی رسول کی پیشگوئی نہیں کی گئی بلکہ یا تو وہ نبی یا فارقلیط کہکر رسول کریم کی پیشگوئی کی گئی ہے یا اپنے دوبارہ آنے کی خبر دی گئی ہے

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن شریف کی مذکورہ بالا آیت میں تو صاف طور سے بتایا گیا ہے کہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ پھر اس آیت کے کیا معنے ہونگے۔ اگر انجیل میں کسی احمد کی خبر ہی نہیں۔ تو یہ بات نعوذ باللہ غلط ہو جائے گی۔ اور خدا کا کلام تو غلطیوں سے پاک ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ انجیل میں تو کسی احمد کا ذکر ہی نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسکا ذکر کر دیا۔ عالم الغیب ہستی سے تو یہ غلطی ہو نہیں سکتی۔ پھر اسکے کیا معنے ہونگے ؟

اسکے دو جواب ہیں۔

اول - تو یہ کہ ہم انجیل کو محرف و مبدل مانتے ہیں اور کبھی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ وہ بکلی طور سے انسانی دستبرد سے پاک ہے اور اسکے لئے ہمیں

کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ خود اناجیل سے ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ بہت کچھ اصلاح یافتہ ہیں۔ اول تو کوئی انجیل اسوقت مسیح کی انجیل موجود کہلاتی ہی نہیں پھر جو انجیلیں موجود ہیں۔ وہ خود ایکدوسری سے مختلف ہیں۔ تیسرے ہر ایک انجیل خود اپنے اندر بھی بہت سے اختلافات رکھتی ہے پس ہم ذمہ وار نہیں ہیں کہ ضرور ان اناجیل کے الفاظ کا تتبع کریں۔ بلکہ ہمارے لئے وہی بات یقینی اور سچی ہے جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور اگر قرآن شریف بیان فرماتا ہے کہ کسی احمد کی پیشگوئی حضرت عیسےٰ نے کی تھی تو یہ شہادت انجیل کے تمام بیانات کو رد کرنیکے لئے کافی ہے خصوصاً اگر کوئی احمد آبھی جائے جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو تو پھر تو کسی کو گنجائش انکار نہیں ہو سکتی۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہمیں عربی زبان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ آیا جو پیشگوئی انجیل میں کیگئی ہے اسکا اگر عربی زبان میں ترجمہ کیا جائے تو کیا کسی صورت میں احمد کا لفظ نکل آتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ جب ہم عربی زبان کے محاورات کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے العود احمد دوبارہ آنا احمد کہلاتا ہے۔

حضرت مسیح نے دو پیشگوئیاں کی ہیں۔ ایک اپنی دوبارہ آمد کی اور ایک رسول کریم کی۔ رسول کریم کی نسبت جو پیشگوئی ہے اس میں ذکر ہے کہ میرا جانا آپ کے آنیکی ایک شرط ہے اور آپ کی بعثت کو آپنے اپنی دوبارہ آمد نہیں قرار دیا ہے بلکہ بتایا ہے کہ رسول کریم کی بعثت کے بعد میں پھر دوبارہ آؤنگا۔ پس اس عربی کے محاورہ کے بموجب کہ العود احمد ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ نے جو اپنی دوبارہ آمد کا ذکر کیا ہے اسی کا ذکر قرآن شریف نے احمد کے نام سے کیا ہے۔ کیونکہ عود کو عربی زبان میں احمد کہتے ہیں۔ پس حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کا نام احمد ہوگا۔ اور مذکورہ بالا آیت میں اسی پیشگوئی

کا ذکر ہے۔ جس میں حضرت عیسٰے نے اپنی دوبارہ آمد کا ذکر کیا ہے۔

اب اس بات کے ثابت کر چکنے کے بعد کہ آنحضرت فداہ ابی و امی کا نام احمد نہ تھا۔ گو آپکو احمدیت کا انتہائی درجہ حاصل تھا اور یہ بات ثابت کر چکنے کے بعد کہ عربی زبان میں محمود کو احمد کہتے ہیں۔ اس لئے انجیل سے بھی یہ پیشگوئی ثابت ہے گو ہم انجیل کی تصدیق کے محتاج نہیں۔ اب اس آیت پر کچھ تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ اس آیت سے خود ثابت ہو کہ وہ احمد جس کی پیشگوئی کی گئی تھی وہ رسول کریم نہیں۔ بلکہ آپکی امت کا کوئی خلیفہ یا امام ہے۔ جس کو اللہ تعالٰے نے رسول کے نام سے یاد کیا ہے وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کی پیشگوئی ہے۔ اور یہی انجیل سے پہلے ثابت کر آیا ہوں۔

پہلی بات جو اس آیت میں قابل غور ہے یہ ہے کہ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا وھو یدعٰی الی الاسلام و اللہ لا یھدی القوم الظلمین سے کون مراد ہے؟ کیا اس کی یہ مراد ہو سکتی ہے کہ رسول کریم تو سچا نبی ہے اور مسیح کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہے۔ پھر تم اسے جھوٹا کیونکر کہہ سکتے ہو جھوٹے سے زیادہ تو ظالم کوئی نہیں ہوتا۔ پھر اگر باوجود اسلام کی طرف بلائے جانے کے یہ جھوٹ بولتا ہے (نعوذ باللہ) تو پھر یہ ترقی کیوں کر رہا ہے۔ اللہ تعالٰے تو ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے یہ مراد تو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس میں دو باتیں ایسی بیان کی گئی ہیں۔ جو رسول کریم میں نہیں پائی جاتیں۔

۱۔ ایک بات تو یہ بتائی گئی ہے۔ کہ وہ مدعی نبوت ہے اور لوگوں کے خیال میں جھوٹا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ نہ صرف وہ جھوٹا ہے اور مدعی نبوت ہے بلکہ جس وقت اس نے دعوٰی کیا ہے۔ اسوقت کوئی سچا مذہب ہے جو اسلام کے نام سے پکارا جاتا ہے اور لوگ اس مدعی

نبوت کو کہتے ہیں کہ تو اسلام میں داخل ہو جا۔ لیکن وہ باوجود اسلام کی طرف بلایا جانے کے اپنے دعوے پر قائم ہے۔

پہلی بات تو رسول کریمؐ میں پائی جاتی ہے۔ کہ آپ نبی تھے اسلئے آپؐ کے مخالفین کو یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ اگر نعوذ باللہ آپ مفتری ہیں۔ اور خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اپنی طرف سے کہتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ انکو بڑھا رہا ہے اور ہلاک نہیں کرتا حالانکہ واللہ لا یھدی القوم الظٰلمین۔

لیکن دوسری شرط آپ میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف وہ دعوے نبوت کرتا ہے بلکہ وھو یدعیٰ الی الاسلام۔ وہ اسلام کی طرف پکارا جاتا ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے جس وقت نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اسوقت کوئی مذہب ایسا نہ تھا جو اسلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہو۔ اور جس کے پیرو آپکو کہتے ہوں کہ آپ اسلام میں شامل ہو جائیں بلکہ کوئی مذہب نصرانیت کوئی یہودیت کوئی شرک کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ایک مذہب بھی ایسا نہ تھا۔ جس کے پیرو اپنے آپکو مسلم کہتے ہوں اور جس مذہب کا نام اسلام ہو۔ پس رسول کریمؐ کی نسبت یا آپکے زمانہ میں کسی نبی کو نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے اور خصوصاً اسی صورت میں جب وہ اسلام کی طرف پکارا جاتا ہے کیونکہ اسوقت کوئی مذہب اسلام موجود نہ تھا۔ پس ان معنوں کے لحاظ سے یہ ماننا پڑیگا کہ یہ بات کسی ایسے رسول کے حق میں ہے جو کہ رسول کریمؐ کے بعد آئے۔ اسوقت کے مسلمان اسے کہیں کہ تو مسلمان ہو جا یہ کیا کفر بکتا ہے کہ میں رسول ہوں تو ان لوگوں کو یہ جواب دیا جائے کہ اگر یہ جھوٹا ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو پھر تو یہ بڑا ظالم ہے اور ظالم تو کامیاب نہیں ہوتے۔ اور یہ تو کامیاب ہو رہا ہے۔

یدعیٰ الی الاسلام کے زیادہ کرنے میں یہ حکمت ہے کہ ایک انسان تو ایسا ہوتا ہے

بے سچائی کا علم ہی نہیں ہوتا۔ وہ کسی قدر معذور ہو سکتا ہے۔ لیکن جس شخص کے سامنے کامل سچائی موجود ہو اور حق کی طرف اسے بلایا جائے اور پھر وہ جھوٹا دعوے کرے تو وہ نہایت سخت سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اگر یہ مدعی نبوت جھوٹا دعوےٰ کرتا ہے اور پھر ایسے حال میں کرتا ہے کہ حق اسکے سامنے موجود ہے اور لوگ اسے اسلام کی طرف پکارتے ہیں۔ تو اس سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے لیکن ظالم تو ہدایت نہیں پا سکتے یہ تو ہدایت پا سکتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کہا جائے کہ اسلام سے مراد کوئی ایسا مذہب نہیں جو اسلام سے موسوم ہو بلکہ قرآن شریف نے پہلے مذاہب کا نام بھی اسلام ہی رکھا ہے پس ہو سکتا ہے کہ مدعی کالا الا اسلام سے یہ مراد ہو کہ پہلے مذاہب کے پیرو آپکو اپنے مذاہب کی طرف پکارتے ہیں لیکن یہ بھی غلط ہے کیونکہ قرآن شریف نے اسلام کے سوا جسقدر مذاہب اس وقت موجود تھے۔ اسکا نام اسلام نہیں رکھا گیا۔ بلکہ حضرت ابراہیم موسیٰ مسیح وغیرہم جس قدر انبیاء گزرے ہیں انکے سچے متبعین کو مسلم کہا گیا ہے نہ کہ ان مختلفوں کو جو رسول کریم کے زمانہ میں پائے جاتے تھے۔ اگر ان مذاہب کا نام اسلام رکھا گیا ہے تو پھر ماننا پڑیگا کہ وہ سچے مذاہب تھے۔ لیکن یہ غلط ہے وہ سب مذاہب بگڑ چکے تھے اسلئے انہیں اسلام نہیں کہا جا سکتا تھا۔ پس صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے رسول کریم مراد نہیں ہو سکتے بلکہ آپکے بعد آنیوالا کوئی شخص ہے جسے اسوقت کے حقیقت سے دور پڑے ہوئے مسلمان اسلام کی طرف بلائینگے اور کہینگے کہ یہ باتیں کفر ہیں۔ تم اسلام میں داخل ہو۔ اللہ تعالےٰ انکے دعوے کی تکذیب کرتا ہے۔

دوسری صورت اس آیت کی تفسیر کی یہ ہو سکتی ہے کہ کہا جائے کہ یہ آیت کفار کی نسبت ہے . . . . کہ تم سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے کہ تم رسالت کے منکر ہو اور ہمارا رسول تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہے۔ مگر تم اسے قبول نہیں کرتے۔

لیکن یہ صورت بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس آیت کے الفاظ یہ ہیں من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالےٰ پر افترا کرتا ہے اور مفتری اسے کہتے ہیں کہ جو کوئی دعوےٰ کرے۔ اور اسے قطعاً نہیں کہتے کہ جو کسی دعوے کا انکار کرے۔ اور اگر انکار کا نام دعوی رکھا جائے۔ تو پھر دنیا میں سب مدعی بنجائینگے منکر کوئی رہیگا نہیں۔ حالانکہ یہ عقل کے صریح خلاف ہے۔ ہر بات کا ایک مدعی ہوتا ہے۔ ایک منکر اور انکار کرنیوالا مدعی نہیں کہلا سکتا۔ پس کفار اس آیت کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کا اس آیت میں کوئی دعوی بیان نہیں کیا گیا۔ گو بعض مفسرین نے انکے بعض دعاوی بیان کئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ کہتے تھے کہ خدا کے شریک ہیں۔ لیکن ان دعاوی کا اسجگہ کوئی ذکر نہیں۔ اسجگہ تو اُنکا انکار ہی بیان ہوا ہے کہ جب ہمارا نبی آیا۔ تو انھوں نے کہدیا کہ یہ تو ایک جھوٹا انسان ہے اور باتیں بناتا ہے پس انکو مدعی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ منکر کہلا سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں یہ آیت بہت جگہ آتی ہے۔ اور ہر جگہ مدعیوں کے حق میں آئی ہے۔ منکر کے حق میں یہ الفاظ قرآن شریف نے استعمال نہیں کئے۔ اگر کفار کے حق میں بھی ہے تو کسی دعوے کی طرف ضرور اشارہ کیا گیا ہے۔ پس کفار کے حق میں بھی یہ آیت نہیں ہو سکتی۔ اور بہر حال ماننا پڑیگا۔ کہ کسی مدعی رسالت کی نسبت ہے جو رسول کریم کے بعد آئے گا۔ اور اسکا نام احمد ہوگا۔ اسے اس وقت کے لوگ کہینگے تو آکر مسلمانوں میں شامل ہو۔ لیکن وہ جھوٹے ہونگے حقیقی اسلام اُسی کے پاس ہوگا۔

الغرض اس آیت کا یہ ہے کہ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھم واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون۔ یعنی باوجود مخالفت کے ہم اسے بڑھائینگے۔ اور گو لوگ اپنے موہوں کی پھونکوں سے اس خدا کے نور کو بجھانا چاہینگے

لیکن اللہ تعالےٰ اس موعود کے کفار کو اپنی مخالفت میں ناکام کر دیگا۔ اور وہ کامیاب نہ ہو سکینگے۔ اس آیت سے بھی چار باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اول۔ تو یہ کہ اس موعود کی سخت مخالفت ہوگی۔ اور لوگ اسے مٹا دینا چاہینگے

دوم یہ کہ وہ مخالفت تلوار یا بذریعہ جنگ نہ ہوگی۔ بلکہ لوگ اپنے مونھوں کی پھونکوں سے اُسکے نور کو بجھانا چاہینگے۔

سوم۔ یہ کہ وہ مخالفت میں ناکام رہیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ انکو خائب وخاسر کردیگا

چہارم۔ یہ کہ اس موعود کا وقت اتمام نور کا وقت ہوگا۔

ان نتائج سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریمؐ اس آیت سے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ گو رسول کریمؐ کی مخالفت بھی ہوئی اور آخر میں کامیاب بھی ہوئے۔ لیکن آنحضرت کے مخالف صرف فتووں سے کام نہ لیتے تھے۔ بلکہ تلوار کے زور سے آپ کے نور کو مٹانا چاہتے تھے۔ اور بغض میں ایسے بڑھ گئے تھے کہ گالیوں اور فتووں کے علاوہ تلواروں اور تیر و تفنگ سے آپکو تکلیف دیتے تھے۔ اور یہ کوئی ایسا موعود ہے جس کی مخالفت تو ہوگی۔ لیکن لوگ کسی نہ کسی وجہ سے تلوار سے اسکا مقابلہ نہ کرینگے۔

دوم۔ رسول کریمؐ کا وقت نور کی ابتدا کا وقت تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اسلام کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اس شجر نے بڑھتے بڑھتے بہت بڑی ترقی کرنی تھی۔ پس یہ کوئی ایسا شخص ہے جو آپکے بعد آئے اور آپکے آخری خلفاء میں سے ہو۔

آخری حصہ ان آیات کا یہ ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ اس میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس موعود کے زمانہ میں دین الحق کو دیگر تمام ادیان پر غلبہ دیا جائیگا۔ اور اسکی نسبت بھی کل مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آخری زمانہ اسلام میں ہوگا کیونکہ اسوقت کل ادیان کا اظہار ہو جائیگا۔

پس یہ تمام دلائل بلکہ صاف کر دیتی ہیں کہ ان آیات سے رسول کریمؐ مراد نہیں ہیں بلکہ کوئی ایسا شخص مراد ہے کہ جو آپ کے بعد آپ کے خلفاء میں سے ہوگا۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی شخص براہ راست نور رسالت چھوڑ کر نور ایمان بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

انجیل کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰے نے صرف دو شخصوں کی نسبت پیشگوئی کی ہے ایک تو رسول کریمؐ کی نسبت اور ایک اپنی دوبارہ آمد کی نسبت۔ پس جب یہ آیت رسول کریمؐ کے بعد کسی اور انسان کی نسبت ہے تو صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود کی نسبت ہے اور جس قدر دلائل پہلے بیان کئے گئے ہیں وہ سب مسیح موعود پر چسپاں بھی ہو جاتے ہیں یعنی اسکی آمد مسیح کی دوبارہ آمد قرار دی گئی ہے۔

۱۔ اور چونکہ عود کو احمد کہتے ہیں اسلئے مسیح العود احمد کے تحت احمد کہا گیا۔

۲۔ وہ اسلام میں آیا اور اسکے زمانہ میں ایک جماعت عیسی موجود ہے جس نے اسکے دعوے کے وقت کہا کہ تو کافر ہے اسلام کی طرف آ اور اس نے ان لوگوں کو یہی جواب دیا۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں۔ اور تم اپنے خیال میں مجھے اسلام کی طرف پکارتے ہو تو مجھ سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے اور ظالم تو ہدایت نہیں پاتے پھر میں ترقی کیوں کر رہا ہوں۔

۳۔ اسکا مقابلہ تلوار سے نہیں بلکہ زبان سے کیا گیا۔ اور اسکے مخالفین نے چاہا۔ کہ اسے فتووں کے زور سے تباہ کر دیں لیکن ناکام رہے۔

۴۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ وہ قوم کیونکر تباہ ہو سکتی ہے جس کے اول میں اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام نور مسیح موعودؑ کے وقت ہوگا یعنے اسکے زمانہ میں اسلام اپنی آخری حد کمال کو پہنچ جائیگا۔ ورنہ اس سے یہ مراد نہیں کہ رسول کریمؐ کے نور میں کچھ کسر تھی جسے مسیح آکر پورا کریگا۔ بلکہ مسیح تو رسول کریمؐ کے باغ کا ایک خوشہ چین ہے وہ رسول کریمؐ کے نور کو کیونکر پورا کر سکتا ہے۔ رسول کریمؐ کا نور تو پورا ہو چکا اور آپ سے بڑھکر کیا آپکا ہم پلہ بھی کوئی آدمی اب پیدا نہیں ہوگا یہی مطلب کہ

کہ اسلام کو اسکی انتہائی ترقی پر پہنچا دیگا۔

۵۔ اس بات پر قریباً تمام مفسرین متفق ہیں کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کا زمانہ مسیح کا زمانہ ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح موعود کی ہے۔

مفسرین کی تائید قرآن شریف بھی کرتا ہے کیونکہ یہ آیت قرآن شریف میں تین جگہ پر آئی ہے۔ سورہ توبہ آیت ۳۳ میں سورہ فتح آیت ۲۸ اور ایک اسی سورۃ میں اور تینوں جگہ مسیح کا ذکر ہے۔ سورہ توبہ اور صف میں توصاف طور سے پہلے مسیح کا ذکر کیا گیا ہے اور بعد ازاں یہ آیت ہے اور سورہ فتح میں اس آیت کے ذکر کے بعد انجیل کی ایک پیشگوئی کا ذکر ہے گویا تینوں جگہ مسیح کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ تب ہی اسکے ساتھ مسیح کا ذکر کیا جاتا ہے سبحان الملك القدوس اس نے اپنے کلام میں کیسی کیسی حکمتیں مخفی رکھی ہیں جو اپنے وقت پر کھلتی ہیں۔

اب ان دلائل قطعیہ سے ثابت کرنیکے بعد کہ یہ مسیح موعود کی پیشگوئی ہے ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ مسیح موعود کا نام بھی احمد ہے۔

ا۔ آپ کے ، والدین نے آپکا نام احمد رکھا۔ غلام صرف خاندانی زمانہ میں سے ہے۔ اسکے ثبوت یہ ہیں۔

۱۔ آپکے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا آپکے چچا کا نام غلام محی الدین تھا۔ پس غلام کا نام ایک خاندانی علامت تھی ورنہ اصل نام احمد تھا۔ پھر قرآن مجید میں فبشرنہ بغلام علیم۔ اور ایسی آیات میں غلام کا لفظ ہے پس غلام احمد سے مراد ہے کہ محمدی گھرانے کا فرزند جو احمد کے نام سے آئیوالا تھا (ح)۔ غلام کے معنے خادم کے ملئے جائیں تو بھی جاننا چاہئیے کہ آخر جو محمد مصطفےٰ کی امت میں نبوت کے درجہ پر فائز ہوگا۔ وہ آپ کی غلامی سے ہوگا۔

۲۔ آپ کے والد صاحب نے آپکے نام پر ایک گاؤں بسایا تھا۔ اسکا نام احمد آباد رکھا

نکر غلام احمد آباد معلوم ہوا کہ انہوں نے آپکا نام احمد ہی رکھا تھا۔

۳- آپ نے اپنی اولاد کے ناموں میں اپنا نام داخل کیا اور وہ احمد ہی ہے۔ جیسے سلطان احمد۔ فضل احمد۔ بشیر احمد۔ محمود احمد۔ بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارک احمد۔ ان سب ناموں میں اپنا نام احمد ساتھ ملایا ہے (اوّل)

۲- دوسرا ثبوت یہ ہے کہ آپ بیعت کے وقت یہ اقرار لیتے تھے کہ میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور یہ نہ کہتے کہ غلام احمد کے ہاتھ پر

۴- الہام میں بھی آپ کو احمد احمد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جیسے یہ الہامات ہیں
یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک (۲) یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی
(۳) یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ

(۵) اپنی بیعت کرنے والوں کو احمدی کہلانے کا حکم دیا۔

ان دلائل سے صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ آپکا نام احمد تھا۔ پس اسمہٗ احمد کی پیشگوئی بھی صاف ہو جاتی ہے

آخیر میں یہ صرف اتنا لکھ دینا کافی ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پیشگوئی کو اپنے پر چسپاں کیا ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ پر تحریر فرماتے ہیں

"اور احمد اور عیسٰے اپنے جمالی معنوں کے رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا"

برطبق پیشگوئی اور مجرد احمد قابل غور الفاظ ہیں۔

آپ کے بعد حضرت خلیفہ اول حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے بھی بارہا یہی بیان

چنانچہ اسکے لئے حلفیہ شہادتیں درج کیجاتی ہیں۔

یہ شہادت آپکے ان خاص شاگردوں کی ہیں جو اکثر حضور میں بیٹھتے اور جنہوں نے بخاری وقرآن شریف کو سبقاً پڑھا۔

حلفیہ شہادتیں

(۱) واللہ باللہ ثم تاللہ میں نے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح سے یہ سنا ہے کہ حضرت مسیح نے یہ بشارت حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی دی ہے۔ اور آپ کا اصل نام احمد ہے۔ محمد سرور شاہ

(۲) بیشک خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ۔ مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مراد لیتے تھے۔ قاضی امیر حسن

(۳) مجھے ایک دن یہ تمام سورہ صف بہ خصوصیت پڑھائی تھی۔ جس میں احمد والی پیشگوئی کا مصداق حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کو قرار دیا تھا۔ اور تمام آیتوں کو جو اس پیشگوئی کے بعد ہیں اسی زمانہ پر چسپاں کیا تھا۔ اور میں بحیثیت آپکا شاگرد ہونے کے یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس آیت کا یہی مطلب بیان فرمایا کرتے تھے۔ حافظ روشن علی

(۴) میں نے مختلف موقعوں پر حضرت خلیفۃ المسیح اول سے سنا تھا کہ ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد والی پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کے متعلق ہے۔ اور کہ آپ کا اصل نام احمد ہے۔ غلام لفظ زائد ہے۔ میر محمد اسحٰق

(۵) میں نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ کو اس بات پر زور دیتے ہوئے اور قرآن کریم سے اس بات کو ثابت کرتے ہوئے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ
مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۶) میں بھی اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول اس مذکورہ بالا پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے متعلق بیان فرماتے تھے۔ مرزا برکت علی

(۷) واقعی یہ مضمون خلیفۃ المسیح اول نے بارہا سنایا کہ مسیح موعود کا نام احمد قرآن کریم کی پیشگوئی

کے مطابق ہے۔ مولوی غلام نبی و غلام محمد (خادم خاص)

(۸) میرا بھی اسی پر اتفاق ہے جو مولوی غلام نبی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ عطاء الرحمن ہزاروی

(۹) وہ خدا جو حاضر و ناظر ہے اسے گواہ رکھکر یہ بات لکھتا ہوں کہ میرے ان دو کانوں نے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول سے یاتی من بعد اسمہ احمد کے متعلق سنا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی ہے جو کہ مسیح موعود ہیں۔ اور حضرت موسیٰ نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ جس کا اشارہ انا ارسلنا میں ہے اور حضرت خلیفہ اوّل سے بار بار میرے کانوں نے یہ بھی سنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا اصل نام احمد ہے اور غلام کے معنے ایک جوان کے ہیں۔ اور اسکی دلیل یہ دیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیتے وقت صرف احمد کا لفظ کہتے تھے۔ سید محمود عالم

(۱۰) صوفی غلام محمد۔ بی اے میں تصدیق کرتا ہوں کہ خلیفہ اول کا یہی مذہب تھا۔

ان شہادات کے بعد رسالہ اسمہ احمد کے جواب کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ہم نے آنحضرت صلعم کے احمد یاں سب سے بڑا احمد ہونے سے ہرگز انکار نہیں کیا اور یہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ان حوالوں کے خلاف لکھا گیا ہے جو اس رسالہ میں دیئے گئے ہیں۔ باقی ہماری کوئی ایسی دلیل نہیں جس کا رد کرنے میں وہ کامیاب ہوئے ہوں۔ اور نہ انکی کوئی ایسی دلیل ہے۔ جو ہمارے بیان کو کمزور کرے۔

ہاں یہ جو لکھا گیا ہے کہ چونکہ آپ رسول نہیں تھے اور آیت میں مستقل رسول کا ذکر ہے اسلئے آپ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ایک کمزور سی بات ہے کیونکہ اس سوال کا جواب حضرت اقدس نے نزول المسیح صفحہ ۸۱ پر دیا ہے وہاں معترض نے لکھا ہے کہ آپ کو بروزی رسول ہونے کا دعوی ہے اور آیت ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق میں اصل رسول کا ذکر ہے تو آپ نے لکھا ہے کہ میری وحی اور اگلے رسل کی وحی میں کچھ فرق نہیں۔ میری وحی بھی ویسی قطعی اور یقینی ہے۔ اور

شبہات سے پاک اور منزہ ہے (صفحہ ۱۶۵) یعنے بلحاظ نفس نبوت مجھ میں اور اگلے رُسل میں کچھ فرق نہیں۔ اور وہ (خدا) اپنے کلام میں ہر ایک اختیار رکھتا ہے۔ اس نے رسول کا لفظ ان رسولوں کے لئے بھی استعمال کیا ہے جو آنحضرت صلعم سے بہت کمتر تھے۔ اور آپ کے لئے بھی جو سب سے افضل اور سب کے لئے بطور اصل کے ہیں وہی رسول کا لفظ استعمال ہوا۔ الخ (صفحہ ۱۶۵ حاشیہ)

پھر آپ نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۰۰ میں آیت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (کہ اس میں صاف لفظ رسول ہے) اپنے پر چسپاں کیا ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سی آیات ہیں کہ ان میں لفظ رسول یا نبی ہے اور آپ نے انکا مصداق اپنے آپکو ٹھہرایا ہے۔ مثلاً اشتہار منارۃ المسیح میں فرماتے ہیں۔ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ . . . . . . یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔

غرض آپکے نبی و رسول ہونے کے متعدد ثبوتوں کے لئے اگلا مضمون مطالعہ فرمائیے اور ساتھ براہین احمدیہ حصہ پنجم کا صفحہ ۱۸۱ بھی پڑھ جائیے جس میں لکھا ہے۔ کہ

"قرآن شریف کی رُو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جو بتوسط فیض و اتباع آنحضرت صلعم کسی انسان کو خدا تعالےٰ سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پاوے تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہیں ہونگے اس پر کیا دلیل ہے۔"

اور چشمہ معرفت کا صفحہ ۳۱۷ جس میں لکھا ہے۔

"خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ۔ ۔ ۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے"

تعجب ہے کہ آپکے ہاتھ پر نشانات تو اتنے دکھلائے گئے ہوں کہ ہزار نبی کی نبوت ان سے ثابت ہو سکے مگر آپ نبی خود نہ ثابت ہو سکیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء

پیشگوئی اسمہ احمد کا مصداق مسیح موعود ہے

اس بارے میں ایک مفصل مدلل مضمون ستمبر کے تشحیذ میں شائع ہو چکا ہے اور کوئی شخص اسکے استدلالات کو رد کرنے پر قادر نہیں ہو سکا البتہ ہمارے بعض احمدی بھائیوں نے یہ دریافت کیا ہے کہ آیا مسیح موعود کا بھی یہی مذہب تھا سو انکی تسلی کے لئے میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہوری کا یہ مضمون انشاء اللہ کافی ہوگا۔ (ایڈیٹر)

پیشگوئی اسمہ احمد کا مصداق کون ہے؟ اسکا جواب گذشتہ رسالہ تشحیذ میں بڑے مضبوط دلائل سے لکھا جا چکا ہے اور چند ایک ثقہ حلفی شہادتیں بھی پیش کیجا چکی ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کا مصداق ہمارے آقا نامدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں لیکن مزید اطمینان کیلئے جب ہم حضرت مسیح موعود کی طرف رجوع کرتے ہیں تو وہاں اس عقیدہ کی تائید صاف اور کھلے لفظوں میں پاتے ہیں اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان باتوں کو بھی بیان کریں جو کہ مسیح موعود نے لکھیں۔ تا کہ حق و حقیقت دنیا پر ظاہر ہو جاوے

سب سے ضروری - لازمی اور پہلی بات جو سمجھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنصوص قرآنیہ وحدیثیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثت مقرر فرمائے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک نبی کا ایک بعثت ہی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے × × × ×"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت کا ماننا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ اسکا ماننا فرائض وایمانیات میں رکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

"جیساکہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں" (تحفہ گولڑویہ)

بعثت دوم کے منکر کو حق کا اور نص قرآن کا منکر ٹھہرایا۔ جیساکہ فرمایا۔

"اور جس نے اس بات کا انکار کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق نہیں رکھتی ہے جیساکہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اسنے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۱)

دوسری بعثت کی کیوں ضرورت پڑی اسکا جواب مسیح موعود کی زبانی یہ ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیساکہ یہ فرض تھا کہ بوجہ ختم نبوت تکمیل ہدایت کریں ایسا ہی بوجہ عموم شریعت یہ بھی فرض تھا کہ تمام دنیا میں تکمیل اشاعت بھی کریں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگرچہ تکمیل ہدایت ہو گئی لیکن اس وقت تکمیل اشاعت ہدایت غیر ممکن تھی × × × × اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعثت کی ضرورت ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ×" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰)

پس یہ بات بنصوص صریحہ قرآنیہ وحدیثیہ سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے دو بعث ہیں۔ اور یہی ایک بات نہایت دقیق ہے جس کے سمجھنے پر تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ بعث دوم آیا خود آنحضرت صلعم کے وجود مبارک پر ہی موقوف ہے یا کسی اور پر۔ سو یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث یقیناً اور قطعاً پانچویں ہزار میں تھا۔ لیکن چونکہ بعث دوم چھٹے ہزار کے اخیر میں مقدر ہے لہٰذا وہ بعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے پورا نہیں ہو سکا بلکہ وہ بعث مسیح موعود پر موقوف ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

"جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا۔ ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں کے زمانہ مختلف ہیں چنانچہ فرمایا

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ مگر بعث دوم جس کی طرف آیت کریمہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جمالی ہے جیسا کہ آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔ اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے ..."

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

الغرض جب یہ باتیں طے ہو چکیں کہ (اول) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔

(دوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا بعث مسیح موعود مہدی معہود پر موقوف ہے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ...)

(سوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا بعث آخر ہزار ششم سے تعلق رکھتا ہے

(چہارم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا بعث اسماً احمد کی تجلی کا مظہر ہوگا جیسا کہ آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ سے ظاہر ہے۔

پس ان باتوں کے جان لینے کے بعد جو کہ نصوص صریحہ قرآنیہ و حدیثیہ ثابت ہیں۔ اس امر کا جان لینا بھی از حد ضروری ہے کہ ہم کن معنوں سے اسمہ احمد کا مصداق حضرت مسیح موعود کو جانتے ہیں اور کن معنوں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا مصداق مانتے ہیں۔ سو اس بات کو سمجھنے کے لئے جاننا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مسیح موعود کے بروزی لباس میں ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

"جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰)

پس جب انسان اس نقطہ کو پا لیتا ہے اور اسپر اسکو پورا یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث وہ ہے جو خود آپ کے ہی وجود مبارک سے پورا ہوا دوسرا بعث وہ ہے جو آپ نے اپنے بروز کامل مسیح موعود کے ذریعے سے پورا کیا۔ تو پھر اس بات کا سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں کہ کیونکر مسیح موعود ہی اسمہ احمد کا مصداق ہیں۔

اس بات کو جاننے کے لئے کہ کیونکر مسیح موعود ہی اسمہ احمد کا مصداق ہیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو خاص طور سے ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ باعتبار ظہور صفات جمالیہ محمدیہ کے دوسرا بعث گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بعث مانا گیا ہے۔ لیکن وجودی حقیقت میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پورا نہیں ہوا۔ بلکہ مسیح موعود کے وجود سے پورا ہوا۔ پس یہ بات سچ اور حق ہے۔ کہ روحانی حقیقت کے لحاظ سے تو محمد رسول اللہ صلعم اور مسیح موعود دونوں ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں یا یوں سمجھو کہ ایک ہی ہیں اسلئے جب ہم یہ کہیں کہ مسیح موعود ہی اسمہ احمد کے مصداق ہیں تو اس سے کوئی نادان یہ نتیجہ نہ نکال لے۔ کہ گویا ہم آنحضرت صلعم کے احمد ہونے سے انکاری ہیں یا آپکو اسمہ احمد کا مصداق نہیں مانتے۔ یا نعوذ باللہ ہم مانتے ہیں کہ گویا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام سے جس کی نسبت مسیح موعود نے فرمایا کہ ؎

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا ٭ سب سے بڑھکر مقام احمدؐ ہے

بے نصیب ہیں نہیں اور ہرگز نہیں ہم تو مسیح موعود علیہ السلام کو اس پیشگوئی اسمہ احمد کا مصداق ٹھہرا کر حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہراتے ہیں کیونکہ مسیح موعود بوجہ بروز کامل ہونے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دوئی نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ یعنی مسیح موعود بروزی لباس میں خود نبی کریم صلعم ہی ہیں۔ جو کہ حسب منطوق آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے اپنی دوسری بعثت کو پورا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ پس چونکہ پیشگوئی اپنے صحیح اور اصلی معنوں کے رُو سے خدا کے فضل نے مسیح موعود کے لئے مخصوص کر دی ہے تو پھر مسیح موعود کو اس پیشگوئی کا مصداق ماننا درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اسکا مصداق ٹھہرانا ہے۔ فتدبروا

یہ بات کوئی محض بیان نہیں کہ آیت کریمہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آنحضرت صلعم کی دوسری بعثت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ توریت۔ قرآن شریف یہ آیت ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

اور دوسری طرف یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم مسیح موعود کے وجود پر موقوف ہے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خود اپنے وجود پر۔ جیسا

کر فرمایا۔

"مہدی معہود و مسیح موعود × × × پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم موقوف ہے"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

پس معلوم ہوا کہ مسیح موعود اور مہدی معہود "مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" کے مصداق ہیں۔ اگر نہیں تو مندرجہ بالا حوالوں کو ذرا غور سے مطالعہ کرو اور پھر دیکھو کہ کن صاف اور صریح لفظوں میں حضرت مسیح موعود ہی اس پیشگوئی کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

لاریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا نور ہیں جو دو شانوں سے متصف ہے۔ ایک شان محمدی اور ایک شان احمدی مگر وہ دونوں شانیں اپنے الگ الگ وقت پر ظہور پذیر ہوئیں یعنی محمد رسول اللہ صلعم کے وقت شان محمدی کا کامل اور اتم ظہور ہوا۔ گو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ شان احمدی سے بھی آپ کامل طور سے متصف ہیں۔ لیکن ظہور اتم اس شان کا یعنی شان احمدی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت میں یعنی مسیح موعود کے وقت میں ہوا جیسے کہ مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

"یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعث دوم میں تجلی اعظم جو اکمل اور اتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے × × × اسلئے اگرچہ یہ بات حق ہے کہ اس بعث دوم میں بھی اسم محمد کی تجلی ہے ـ جو جلالی تجلی ہے اور جمالی تجلی کے ساتھ شامل ہے مگر وہ جلالی تجلی بھی روحانی طور پر ہو کر جمالی رنگ سے مشابہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ × × × × × بزار ششم فقط اسم احمد کا مظہر اتم ہے جو جمالی تجلی کو چاہتا ہے" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

فقط کا لفظ قابلِ غور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسمہ احمد کی کامل تجلی نہیں ہوئی۔ جیسے کہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعے سے ظاہر فرمایا اور صفت جمالی کو

مسیح موعود اور اسکے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہنچایا۔ ۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰)

اور دوسری جگہ یہ بھی فرمایا۔

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں جمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا۔ اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہی نہ تھا بلکہ اسکے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اسوقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۷)

پس دلائل بینہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسمہ احمد سے دوسری بعثت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری بعثت مسیح موعود کے ذریعہ ظہور میں آئی۔ لہٰذا بر طبق پیشگوئی محمد و احمد مسیح موعود ہی ہیں جیسا کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی محمد و احمد جو اپنے اندر صفت عیسویت رکھتا تھا بھیجا گیا۔" (ازالۂ اوہام صفحہ ۶۷۳)

برطبق پیشگوئی اور محمدؐ و احمدؐ قابل غور الفاظ ہیں ایسا ہی ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱ میں فرمایا۔

"آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اسکا ایک ہاتھ ہوگا۔ جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا۔"

ہمارے پاس ان الفاظ سے بڑھکر اور کوئی الفاظ نہیں کیونکہ ان سے صاف عیاں ہے کہ احمد اپنے نام کی تجلی تام کے لحاظ سے مسیح موعود ہی ہیں۔ کون ہے جو اس بات کو نہیں جانتا کہ بموجب آیت "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم" ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہونگے جیسا کہ پہلے موجود تھے چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اور کس طرح منہم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو۔ اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے . . . . (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰)

لیکن دوسری طرف یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ آپکا آخرین میں اپنے وجود کے ساتھ ہونا ایک ممتنع اور محال امر ہے۔ اسلئے آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کا حقیقی طور سے وہی مصداق ہو سکتا ہے جس نے بروز محمد صلعم ہو کر ہم میں اقامت کیا۔ اور ہم اس کے طفیل صحابہ رضی اللہ عنہم کے گروہ میں شمار کئے گئے۔ جیسا کہ فرمایا

"وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا . . . . (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

پس یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود بروز کامل ہونے کے باعث درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہیں اور خدا تعالےٰ نے بھی آپ کو آنحضرت صلعم کا ہی وجود مقرر فرمایا ہے چنانچہ خدا کا مسیح فرماتا ہے۔

"خدا نے × × میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس جبکہ حضرت مسیح موعود کا وجود خدا تعالےٰ کے نزدیک آنحضرت صلعم کا ہی وجود ہے تو پھر مسیح موعود کو احمد قرار دینا اپنے معنوں کے لحاظ سے اور خدا تعالےٰ کے قول و فعل کی تصدیق سے بالکل سچ اور حق ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا سمجھنا ایک خطرناک غلطی ہے جسکا مرتکب کھلے طور سے اپنے آپکو تاریکی کے گڑھے میں ڈالتا ہے جیسا کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھکو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱) "اور میرے بغیر سب تاریکی ہے" (کشتی نوح ص۵۶)

کتابوں کی کتابیں اور دفتر کے دفتر بروز کی حقیقت پر لکھے جاویں تو پھر بھی تھوڑے ہیں اور بروز ہی ایک ایسا باریک نقطہ ہے کہ جس کے ہاتھ وہ آجائے۔ وہ بیشک اپنے آپکو ایک عظیم الشان معرفت کے خزانے کا مالک سمجھے۔ پس مختصر الفاظ میں مسیح موعود محمد رسول اللہ ہی ہے۔ جو کہ بروزی صورت اختیار کرکے آج ہم میں مبعوث ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہونیکی وجہ سے آپ کے نام کا وارث۔ آپکے علم کا وارث۔ آپ کے خلق کا وارث۔ آپکی روحانیت کا وارث۔ آپ کے عہدۂ نبوت کا وارث ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ کے متصف ہے لیکن اگر وجودی حقیقت پر غور کیا جائے تو اسمات کے ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم (صاحب بروز) اور مسیح موعود (مورد بروز) وجودی لحاظ سے دو الگ الگ وجود اپنے اندر رکھتے ہیں۔ سو جب ایک عقلمند انسان بروزی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے تو پھر بعد اسکے وجودی حقیقت کے اعتبار سے وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچتا ہے اور بغیر کسی روک ٹوک کے کہہ سکتا ہے کہ پیشگوئی اسمہ احمد کا اصل مصداق مسیح موعود ہی ہے کیونکہ وہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دوم کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو بعثت کہ مسیح موعود کے وجود سے پورا ہوا۔

ہم بار بار کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام یہ دونوں نام ہیں اور آپ جامع کمالات محمدیہ احمدیہ تھے۔ لیکن تھوڑی سی سمجھ کا انسان بھی اس امر کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ چونکہ ناموں کے لحاظ سے دو الگ الگ بعثت ہیں۔ ایک بعثت محمدی دوسرا بعثت احمدی لہذا مسیح موعود کا ہی احمد ہونا متحقق ہے کیونکہ آپ اسم احمد کی تجلی اتم کے مورد ہیں۔ یہ حق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات محمدیہ و احمدیہ ہیں اور مسیح موعود بھی بروز کامل ہونیکی وجہ سے جامع کمالات محمدیہ و احمدیہ ہے۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت میں اتم اور اکمل طور سے اسم محمد کی تجلی تھی۔ اور اسم محمد کی تجلی اسم احمد کی تجلی پر غالب ہے

اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پہلی بعثت میں اسم محمد کی تجلی اتم رکھنے کے باعث محمد کہلانے کے مستحق ہیں لیکن اسمہ احمد کی تجلی اتم چونکہ چھٹے ہزار کے آخر میں مقدر تھی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا وقت مقدر ہو چکا ہے لہٰذا مسیح موعود بوجہ عہد و بعثت دوم ہونیکے احمد کہلانے کا مستحق ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے . . وقت نہیں × × اب اسمہ احمد کا نمونہ ظاہر کرنیکا وقت ہے" (اربعین ص)

پس اسم احمد کا مظہر اتم حضرت مسیح موعود ہی ہے جیسے کہ فرمایا:

"وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں" (اربعین ص)

پھر آگے چلکر فرمایا:

"خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کرکے اسمہ احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا سو اسلئے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔ جو عیسےٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہوکر جمال اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے" (اربعین ص)

پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد ہیں۔ اور آپ اسمہ احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہیں چنانچہ فرمایا۔

"میں اسم احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں" (تحفہ گولڑویہ ص)

ان باتوں کو پڑھو جو خدا کے مسیح نے تحریر کیں۔ تا ایمان اور معرفت سے پُر کئے جاؤ۔ والسلام

خاکسار محمد سعید احمدی

ایک اہم نوٹ

معزز قارئین! اگر آپ اس کتاب کے موضوع سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں یا جماعت احمدیہ مسلمہ سے متعلق مزید معلومات وراہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہوں تو مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر موجود کتب ورسائل اور مضامین کا مطالعہ آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کی مرکزی ویب سائٹ

https://www.alislam.org

دیگر اہم جماعتی ویب سائٹس

www.askahmadiyyat.org

whyahmadi.org

www.proceedings1974.org

www.muwazna.org

voiceofislam.ca

احمدی احباب کی طرف سے بنائی گئیں اہم انفرادی ویب سائٹس

ahmadianswers.com

real-islam.org

ehtisaab.blogspot.com

deathofjesus.blogspot.com